THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the May 14, 2025
(350th Session)
Volume VI, No. 01
(Nos. 01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI   SP.VI(01)/2025
No.01   15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 1
3. Fateha 2
4. Leave of Absence 2
5. Condolence Reference on the sad demise of Senator Sajid Mir 4
   - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 4
   - Senator Irfan-ul-Haq Siddiqui 5
   - Senator Atta-ur-Rehman 7
   - Senator Hidayatullah Khan 8
   - Senator Raja Nasir Abbas 9
   - Senator Shahadat Awan 12
   - Senator Jan Muhammad 13
   - Senator Naseema Ehsan 14
   - Senator Mohammad Abdul Qadir 15
   - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 17
   - Senator Rana Mahmood ul Hassan 18
   - Senator Fawzia Arshad 18
   - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 19
6. Condolence resolution moved by Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, expressing profound grief and sorrow over the sad demise of Senator Sajid Mir 20
7. Laying a Copy of the Money Bill [The Off the Grid (Captive Power Plants) levy Bill, 2025.] 22
8. Motion moved by Senator Mohammad Ishaq Dar to make recommendations on [The off the Grid (Captive Power Plants) levy Bill, 2025.] 22

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, the May 14, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾

ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جو بھی کوئی چیز ہے، اُس نے اللہ کی تسبیح کی ہے، اور وہی ہے جو اِقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔ اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ بات بڑی قابلِ نفرت ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کے راستے میں اس طرح صف بنا کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔ سورۃ الصّف (آیات ۱تا۴)

Panel of Presiding Officers

جناب قائم مقام چیئرمین: جزاک اللہ۔ اب میں قواعد و ضوابط کے مطابق سینیٹ 2012 کے قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ (1) کے پیرائے میں سینیٹ آف پاکستان کی 350 ویں اجلاس

کی کارروائی کے لیے درج ذیل ترجیحی ترتیب سے حسب ذیل اراکین کو پریذائیڈنگ افسران کے پینل کے لیے نام نامزد کرتا ہوں:

۱۔ سینیٹر شیری رحمان
۲۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی
۳۔ سینیٹر منظور احمد

Fateha

جناب قائم مقام چیئرمین: اجلاس شروع ہونے سے پہلے میری درخواست ہے کہ حالیہ پاک بھارت معرکے میں افواج پاکستان کے شہدا اور پاکستانی شہری جنہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے، ان کے لیے اور سینیٹر ساجد میر کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔ سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب۔

(اس موقع پر ایوان میں ایصال ثواب کے لیے فاتحہ پڑھی گئی)

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: اللہ مغفرت فرمائے۔ ابھی ہم چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں۔ سینیٹر طاہر خلیل صاحب نے بعض نجی اور سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں مکمل اجلاس اور 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 28 اور 29 اپریل اور آج مورخہ 14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر دوست محمد خان صاحب نے بعض نجی اور سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 مارچ اور 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 27 تا 29 اپریل ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 مارچ اور 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22 اور 28 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 28 مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6 اور 8 مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 مارچ اور 349 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 28 اپریل اور آج 14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سید کاظم علی شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں مکمل اجلاس اور 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 25 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر احمد خان صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6 مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر بشریٰ انجم بٹ صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 345ویں اجلاس کے دوران مورخہ 27 اور 28 جنوری، 347ویں مکمل اجلاس اور 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 28 اور 29 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Condolence Reference on the sad demise of Senator Sajid Mir

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر ۲۔ یہ تعزیتی قرارداد اور حوالہ ہے جو ہمارے معزز رکن سینیٹ مرحوم سینیٹر ساجد میر صاحب کے لیے ہے۔ یہ اجلاس ہم غم زدہ دل کے ساتھ شروع کر رہے ہیں کہ ہمارے معزز ساتھی اور دوست سینیٹر ساجد میر جو ایک سینئر پارلیمنٹرین اور ممتاز اسلامی اسکالر تھے، حال ہی میں وفات پا گئے ہیں۔ اس معزز ایوان اور اس کے تمام اراکین کی جانب سے میں گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے اہلِ خانہ، دوستوں اور جماعت سے دلی تعزیت کرتا ہوں۔

یہ صدمہ نہ صرف اس ایوان کے لیے بلکہ ان کی جماعت کے لیے بھی بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے ہمیشہ پوری لگن اور دیانت داری سے اپنی جماعت کا ساتھ دیا۔ سینیٹر ساجد میر پہلی بار 1994 میں سینیٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ اب وہ پانچویں مدت کے لئے بطور سینیٹر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ انہوں نے سائنس و ٹیکنالوجی، قواعد و ضوابط، حکومتی یقین دہانیوں اور سمندر پار پاکستانیوں کے متعلق اہم قائمہ کمیٹیوں میں نمایاں کردار انجام دیا۔آیئے، ہم سینیٹر ساجد میر کی یاد میں انہیں خراج عقیدت پیش کریں جو ایک عظیم مذہبی شخصیت اور جمعیت اہلِ حدیث کے مرکزی امیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ، دوستوں اور تمام چاہنے والوں کے لیے ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

اراکین سے گزارش ہے کہ مرحوم ساجد میر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے مختصر تقاریر کریں جن کا دورانیہ پانچ منٹ سے زیادہ نہ ہو، جس کے بعد ایک تعزیتی قرارداد پیش کی جائے گی۔جی۔Leader of the Opposition.

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition

سینیٹر سید شبلی فراز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔آج کے اجلاس کے لیے ہم اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ پروفیسر ساجد میر صاحب جو کہ ہمارے colleague رہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ان کو شاید یہ

اعزاز حاصل تھا کہ وہ اس ایوان کے senior ترین رکن تھے، میرے خیال میں ان کا 22 سال تک اس ایوان سے تعلق رہا ہے۔ ایک انتہائی شریف النفس انسان تھے اور جب اس طرح کے senior لوگ چلے جاتے ہیں تو ہمیں ان کی کمی کا احساس اس لیے بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ کم بھی بولیں تو ان کی موجودگی ہی کافی ہوتی ہے اور ایک اطمینان ہوتا ہے کہ کچھ senior لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی مشورہ یا guidance لی جا سکتی ہے۔ وہ کافی کم بولتے تھے لیکن ان کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا۔ ان کی جدوجہد اور ان کی جماعت کی سیاست ہمیشہ extremism and sectarianism کے خلاف تھی۔ یہ دو بڑے اہم مسائل ہیں جس میں کچھ دہائیوں سے پاکستان الجھا ہوا ہے اور یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی آگے چلا گیا ہے۔

پروفیسر ساجد میر صاحب جیسے اکابرین کی موجودگی، ان کی فہم و فراست اور ان کی respect ظاہر ہے اس کی اب ہمیں کمی محسوس ہو گی۔ وہ معتدل مزاج اور مثبت سوچ کے مالک تھے۔ ہمیں تو سینیٹ میں اتنا عرصہ نہیں ہوا ہے جتنا ان کو ہوا ہے لیکن ان کی خدمات اور contributions سے سینیٹ آف پاکستان استفادہ حاصل کرتا رہے گا اور ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو، ان کی جماعت کے کارکنان اور leadership کو صبر عطا کرے۔ اب اتنے بڑے نام کو replace کرنا مشکل ہو گا لیکن ہماری اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، ان کے خاندان کو صبر عطا فرمائے اور ان کے کارکنان کو ان کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

Senator Irfan-ul-Haq Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ جیسا کہ معزز قائد حزب اختلاف نے کہا کہ پروفیسر ساجد میر صاحب اس ایوان کا وقار تھے، اس ایوان کی عزت تھے۔ کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنے ذاتی عہدے کے لحاظ سے نہیں بلکہ اپنی شخصیت کے حسن، اس کا تدبر، ان کی جو سنجیدگی ہوتی ہے، ان کا جو behaviour ہوتا ہے اس کی وجہ سے وہ ایوان کا وقار بڑھاتے ہیں اور ایوان ان پر ناز کرتا ہے۔

پروفیسر ساجد میر صاحب سے میرا ذاتی طور پر بہت دیرینہ تعلق رہا اور ان کی طبیعت کی جو نفاست تھی اور ان کے اندر جو سنجیدگی تھی وہ کبھی کبھی جب کھلتے تھے اور ہنسی مذاق میں آتے تھے تو بھی بڑا لطف آتا تھا۔ میں نے ان کے ساتھ طویل سفر بھی کیے۔ سعودی عرب کا ایک سفر کیا جو مجھے ابھی تک یاد ہے، ایک کانفرنس میں ہم دونوں نے شرکت کی۔ یہاں ایوان کے اندر بھی جتنا عرصہ میں نے ان کے ساتھ گزارا تو ہم سب نے دیکھا کہ وہ کسی تلخی میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ جب کلام کرتے تھے تو شائستگی سے کرتے تھے، اس میں کسی کے لیے کوئی دل آزاری نہیں ہوتی تھی۔ ایوان میں وہ اپوزیشن میں بھی رہے، اس وقت وہ حکمران جماعت کے بنچوں پر بیٹھتے تھے لیکن کبھی ہم نے نہیں دیکھا کہ شور شرابے کے اندر، تلخی کے اندر یا ایوان میں جسے ہم ہنگامہ کہتے ہیں اس میں انہوں نے شرکت کی ہو یا کوئی آواز لگائی ہو یا even اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر بھی احتجاج کیا ہو۔

ہمارے ایک بڑے ہی محترم دوست تاج حیدر صاحب ان سے چند عرصہ پہلے ہی فوت ہوئے ، اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کرے، میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ نظریاتی طور پر ان دونوں شخصیات میں شاید فاصلہ ہو لیکن اپنے طرزِ عمل کے اعتبار سے، ایک باوقار شخصیت کے حوالے سے، اس ایوان کے اندر ایک مثبت، تعمیری role ادا کرنے اور روایات پر چلنے کے حوالے سے دونوں شخصیات میں بڑی مماثلت پائی جاتی تھی۔ ایوان کا ان جیسی شخصیات سے محروم ہونا یقیناً ایک بہت بڑا زیاں ہے جیسا کہ شبلی فراز صاحب نے کہا اور یہ ایک روایتی جملہ نہیں ہے، چاہے وہ تاج حیدر صاحب ہوں یا وہ پروفیسر ساجد میر ہوں، یہ خلا بڑی مشکل سے پُر ہو گا۔

جناب چیئرمین! ایک اور بات وہ یہ کہ ان کی جماعت نے بھی پاکستان کی سیاست کے اندر بہت ہی تعمیری کردار ادا کیا ہے، وہ کبھی تخریبی سیاست میں نہیں پڑے، کبھی اختلافی سیاست میں نہیں پڑے، بین المذاہب اتحاد ہو یا بین المسالک اتحاد ہو وہ اس کے داعی رہے۔ علماء میں ان کا بڑا احترام تھا، وہ خود بھی علماء کا بڑا احترام کرتے تھے، میں صدقِ دل سے ان کی مغفرت کے لیے بھی دعا گو ہوں۔ ان کے اعزا و اقارب، ان کا خاندان، ان کے بیٹے، ان کے پسماندگان کے لیے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے۔ اس جملے کے ساتھ اختتام کروں گا کہ شاید اس ایوان میں لوگ آتے اور جاتے رہیں گے، یہ سلسلہ جاری رہے گا لیکن ساجد میر شاید بڑی دیر کے بعد ہمیں ملیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمن: نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ ۝ قَالُوْاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔

گلشن میں آندھی کے سبب جو ٹوٹ گرا ہے

چڑیوں کو بڑا پیار تھا اس بوڑھے شجر سے

یقیناً آج ایوان میں بھی ہر رکن اور ان کے خاندان کا ہر فرد اس تعزیت کے لائق ہیں کیونکہ انہوں نے ہر فرد کے ساتھ جو تعلق جوڑا وہ ایک رہبر کے، باپ کے، بڑے ہونے کا تعلق رکھا، کبھی بھی انہوں نے کسی کو یہ احساس نہیں دلایا کہ وہ آپ کے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھیں کہ جیسے ہمارے ایک colleague کا دوسرے colleague کے ساتھ ہوتا ہے، وہ بڑے تھے اور انہوں نے ہمیشہ بڑے پن کا اظہار کرتے ہوئے تعلق بھی بڑا رکھا۔ ہمارے ساتھ تو یقیناً پارلیمنٹ کے علاوہ بھی ان کا ایک تعلق تھا، ایک تو ان کا مذہبی گھرانے سے تعلق تھا اور ہمارے جمعیت علمائے اسلام کے اکابرین سے اور خاص کر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ان کی والہانہ محبت، والہانہ عقیدت اور ایک تعلق تھا۔ جس طرح وہ مولانا صاحب کی عزت کیا کرتے تھے اسی طرح حضرت مولانا صاحب بھی ان کو بڑے ہونے کا درجہ دیتے تھے اور ان کا احترام کرتے تھے لیکن ہمیں بھی کبھی احساس نہیں ہوا کہ وہ اتنی جلدی ہم سے جانے والے ہیں، اتنی جلدی ہم سے رخصت ہونے والے ہیں۔

یقیناً ایک عرصے تک ان کے Parliament and Senate کے ساتھ، ہمارے یہاں colleagues کے ساتھ جو وابستگی تھی اس کو ایک عرصے تک یاد رکھا جائے گا۔ میں آج ان کے خاندان کے ہر ایک فرد کے ساتھ، یہاں پر موجود Parliamentarians کے ساتھ اور ان کے جو بھی دیگر عزیز و اقارب ہیں، ان کے ساتھ دلی اظہار تعزیت کرتا ہوں اور ان شاء اللہ ہمیشہ ان کی روایات کو، ان کی باتوں کو یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (عربی)۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان : (عربی)۔۔۔ جناب چیئرمین ! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے ایسے موقعہ پر مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ میں نے جو یہ آیت مبارک کی تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے چار باتوں کی طرف نشان دہی کی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ (عربی) ہر روح موت کا مزا چکھے گی وہ مرے گی، وہ اس دنیا سے جائے گا اور اس میں صرف انسان نہیں ہیں نباتات، حیوانات جو بھی ہیں یہ ایک دن اس دنیا سے جائیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (عربی) اور آپ جو دنیا میں آئے ہیں وقت گزار رہے ہیں اور یہاں پر آپ جو بھی کریں گے اس کے بارے میں آپ کو قیامت کے دن جواب دہ ہونا ہے۔ جب حساب کتاب کا دن ہوگا۔ لیکن اس میں دیکھیں گے کہ جس آدمی نے اچھا کام کیا ہے اور جس نے برا کیا ہے وہ ان کو دکھایا جائے گا اور رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی غلطی یا زیادتی کی ہے تو وہ بھی اس کے اعمال نامہ میں ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ (عربی) اور آپ میں سے کامیاب آدمی وہ ہے جس نے جہنم کی آگ سے نجات حاصل کی اور وہ جنت میں داخل ہوا تو وہ کامیاب ہوگیا۔ ہم دنیا میں کامیابی کے مقامات کو الگ سمجھتے ہیں، جو آدمی بڑا عہدہ حاصل کرتا ہے، جو آدمی مال دار ہوتا ہے، جو بڑا آدمی ہوتا ہے، جس کے پاس بڑی بڑی گاڑیاں ہوتی ہیں، بنگلے ہوتے ہیں اس انسان کو لوگ کامیاب سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ کامیاب ہیں جو جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرکے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

آخری بات یہ ہے کہ (عربی) اور آپ کی دنیا کی جو زندگی ہے یہ دھوکے کا سامان ہے۔ پروفیسر ساجد میر صاحب ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے، یہاں پر ہم ایک ساتھ چائے پیتے تھے۔ وہ بہت بڑے عالم دین بھی تھے اور scholar بھی تھے۔ لیکن اس کے باوجود اہل حدیث کے مرکزی صدر تقریباً ابھی تک تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی ایسا کوئی مسئلہ نہیں چھیڑا جس میں کوئی اختلاف ہو اور انہوں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ اختلاف والے مسائل کو نا چھیڑیں۔ بڑے مسائل پر اختلاف پیدا کرنا اور اس سے بڑے بڑے فساد پیدا ہونا یہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے لیکن ان میں یہ خاصیت تھی کہ وہ ہمیشہ مدھم اور آہستہ بات کرتے تھے اور مدلل بات کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ بین

المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے اور آخری وقت تک اپنے نظریے پر، مسلک پر قائم رہے اور انہوں نے ہمیشہ سب کو پیار دیا۔ میں اپنی طرف سے، اپنی National Awami Partyکی طرف سے اور اپنے آکابرین کی طرف سے جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کے حق میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے اور ان کے جتنے بھی پسماندگان، جتنے بھی دوست ہیں، یار ہیں، گھر والے ہیں ان سب کو صبر جمیل عطافرمائے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: MNA Syed Qasim Gillani مہمانوں کی galleryمیں موجود ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ سابقMPAہیں بلوچستان سےNasrullah Khanوہ بھی مہمانوں کی galleryمیں موجود ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔علامہ ناصر عباس صاحب۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجا ناصر عباس: (عربی) جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔آج ہمارے انتہائی senior Parliamentarian and Senator Prof Sajid Mirکے حوالے سے آج یہاں condolence and resolutionپیش کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دنیاکا جو نظام بنایا ہے وہ عارضی ہے ہم ہمیشہ یہاں نہیں رہیں گے یہاں سے چلے جائیں گے۔اس دنیانے ایک دن ختم ہو جانا ہے۔ ہم یہاں آئے ہیں، ہر کوئی ظاہری شکل میں انسان ہوتا ہے، ہم یہاں انسان بننے کے لیے آئے ہیں۔ یہ ہی ہماراامتحان ہے، باقی حیوانوں اور انسانوں میں یہ ہی فرق ہے کہ وہ حیوان جب اس دنیامیں آتا ہے تو حیوان ہی ہوتا ہے، وہ جس بھی نسل سے ہو جس بھی کس قسم کا حیوان ہے لیکن انسان دنیا میں آتا ہے،ظاہری طور پر انسان ہوتا ہے لیکن اس نے انسان خود بننا ہے،اپنے باطن کو انسان اس نے خود بنانا ہے۔اس کے عقائد،اس کے افکار،اس کے نظریات،اس کا عمل اس کی شخصیت کو بناتا ہے۔اس کے عناصر ترتیبی ہیں،اس کے عقائد کیا ہیں،اس کے نظریات اور افکار کیا ہیں،اس کے باطنی اوصاف کیا ہیں اور اس کاcharacterکیا ہے۔

ہم سب اس دنیا میں ہیں، ہمارے بڑے بزرگ بھی چلے گئے، ہمارے یہاں سے seniorساتھی بھی چلے گئے، کل ہم نے بھی چلے جانا ہے۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے

اور سبق لینا چاہیے، آنکھیں کھلی رکھنی چاہیے۔ قرآن کہتا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کی آنکھیں ہیں لیکن وہ اندھے ہیں۔ کان ہیں پر وہ بہرے ہیں سنتے نہیں ہیں وہ فکر نہیں کرتے۔ (عربی) یہ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بدتر ہیں۔ (عربی) یہ غافل ہیں، انسان جب غفلت کا شکار ہوتا ہے تو سڑک پر بھی جارہا ہو تو گاڑی کے نیچے آجاتا ہے اس کو دیکھ نہیں پاتا۔ جب انسان غفلت کا شکار ہوتا ہے تب نہ وہ درست دیکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ حیوانوں سے بدتر کیوں ہو گئے ہیں کیونکہ یہ غفلت کا شکار ہوئے ہیں۔ ان کو کس لیے یہاں بھیجا گیا تھا، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے انسانوں کو بھیجا ہے (عربی) میں نے انسانوں کو صرف اس لیے خلق کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں، عبادت کریں۔ اللہ کے عابد بن جائیں، اللہ کی بندگی کا طوق گلے میں ڈالیں، کسی اور کے غلام نہ بنیں۔

خواہشات نفسانی کے قیدی نہ بنیں، آزاد ہوں اور پھر ایک اور جگہ پر ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے انبیاء کو اسی لیے بھیجا، آسمانی کتاب اسی لیے بھیجی (عربی) تاکہ معاشرے میں انسان عدل کے لیے قیام کرے۔ اس لیے نبی بھیجے ہیں، معاشرے میں ظلم نہ ہو۔ یہ ہماری انسانیت کی دلیل ہے کہ کیا ہم ظلم کے ساتھ ہیں یا ظلم کے مقابلے میں ہیں۔ ہم نے بالاخر (عربی) ایک ذرہ کے برابر نیکی کریں گے وہ بھی ہم دیکھیں گے اور برائی کریں گے تو وہ بھی دیکھیں گے، کوئی بھی fraud آپ نے کرلیا ہے وہ ہمارا دامن نہیں چھوڑے گا۔ بعض آیات قرآنی ہیں کہ انسان کہتا ہے کاش یہ میرا عمل میرے سے دور ہو جائے، فرار کرواس سے کیونکہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔

قیامت کے دن عذاب ہے۔ ایک عذاب تو آگ والا ہے اور ایک عذاب رسوا کرنے والا ہے۔ انسان جب اللہ کے انبیاء، اولیا اور ملائکہ کے مقابلے میں اور اپنے رشتہ داروں کے مقابلے میں کیونکہ (عربی) کوئی راز راز ہی نہیں رہے گا۔ جو کچھ یہاں پر کیا ہے وہ صاف نظر آئے گا۔ تو یہ سب سے بڑی رسوائی ہے۔ انسان کا اپنے قریبیوں کے سامنے حجاب اور پردہ ختم ہو جائے اور اس کی حقیقت سامنے آجائے۔ لہٰذا یہ جو ہمارے عزیز اور ساتھی ہم سے جدا ہو جاتے ہیں یہ ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں اس طرح جھنجھوڑا جاتا ہے کہ سوچیں اور ہم اچھے انسان بن جائیں۔ جب انسان خدا کی طرف واپس آتا ہے تو اسے توبہ کہتے ہیں۔ اللہ کی طرف لوٹنے کا نام توبہ ہے۔ (عربی) وہ اتنا کریم ہے کہ سارے گناہ بخش دے گا اگر انسان توبہ کے لیے واپس آئے۔ (عربی) یہاں تک کہ وہ گناہوں کو نیکی میں

بدل دیتا ہے اگر کوئی توبہ کرے۔ خدا کی بارگاہ میں واپس تو آئے۔ وہ ہمارے اوپر ہمارے والدین سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ ہمیں کم از کم توبہ کرنی چاہیے۔ توبہ شروع یہاں سے ہوتی ہے کہ انسان اپنے غلط کیے ہوئے کاموں پر ندامت کرے بلکہ ہماری نمازیں اس قابل نہیں ہیں کہ ہم اللہ کی بارگاہ میں پیش کر سکیں۔ ہمارے روزے اور اعمال ایسے نہیں ہیں۔ امام حسین علیہ السلام دعا عرفہ میں فرماتے ہیں کہ انسان تو وہ ہے جس کی نیکیاں ہیں وہ بھی برائیاں شمار ہوتی ہیں۔ ہماری نیکیاں اس قابل نہیں ہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں جائیں۔ تو پھر انسان کی برائیاں کیسی ہوں گی۔ خالق کائنات اور اپنے قریب رب کو ہمیں ناراض نہیں کرنا چاہیے اور ہمیں اچھا انسان بننا چاہیے۔ اس کا بندہ اور عبد بننا چاہیے۔

ہمارے استاد فرماتے ہیں کہ انسان کو یہ سوچ لینا چاہیے کہ میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ وہ حاضر و ناظر ہے۔ ہمارے ایک بزرگ اور عالم کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ پاؤں پھیلانا بھی بے ادبی ہے۔ تو جب وہ اس طرف متوجہ ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو وہ پاؤں نہیں پھیلاتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو بے ادبی ہو جائے گی۔ کاش ہم غائب خدا کی طرف نہ جائیں بلکہ اسے حاضر و ناظر سمجھیں۔ (عربی) وہ تمہاری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ انسان کے سب سے زیادہ قریب خدا ہے۔ عجیب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن قاضی بھی ہے جو شاہد ہے اور گواہ ہے۔ خدا خود بھی شاہد ہے۔ پھر جہاں جہاں ہم رہتے ہیں اور گناہ کرتے رہتے ہیں وہ زمین اور جگہ بھی گواہی دے گی۔ ہر چیز گواہی دے گی۔ ہر چیز خدا کی طرف سے ہمارے اوپر ناظر ہے۔ اس لیے اس طرح کے جو واقعات ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھی اور قریبی عزیز دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ موت برحق ہے اور مولا علی کا ایک قول ہے کہ (عربی) اللہ تم پر رحم کرے اپنے آپ کو تیار کر لو نقارہ موت بج چکا ہے۔ کسی وقت بھی فرشتہ اجل آئے گا اور آپ کو لے جائے گا۔ قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے کہ جب ہم سوتے ہیں تو یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ اس وقت انسان کی روح اس کے بدن میں نہیں ہوتی ہے وہ چلی جاتی ہے اور جب انسان بیدار ہو جاتا ہے تو یہ واپس آ جاتی ہے۔ جب دائمی طور پر انسان مر جاتا ہے تو اس کی روح واپس نہیں آتی۔ ہم قرآن کی اصطلاح میں روزانہ سوتے وقت مر جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور توبہ کریں۔ اپنے لیے اور اپنے دوستوں کے لیے ہم مغفرت کی دعا کریں۔ خدا کریم رب ہے۔ اگر ہم خدا کی بارگاہ کی طرف واپس لوٹیں گے تو اللہ ہماری مدد فرمائے گا۔ ہم اچھے انسان

بنیں۔ جب ہم دنیا سے جائیں تو لوگ ہماری اچھائیوں کی بات کریں۔ جب ہم ان کے درمیان رہیں تو وہ ہم سے محبت کریں۔ جب جائیں تو ان کے دل ہمارے لیے غم ناک ہوں۔ ان شاء اللہ العزیز ہم کوشش کریں۔ ہمارے وطن کو محبت کی ضرورت ہے۔ لوگ پریشان اور مشکلات کا شکار ہیں۔ ہر قسم کے مسائل یہاں پر موجود ہیں۔

آیئے! ان چیزوں کو محبت کے جذبے کے ساتھ heal کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ایثار اور وضع داری کے ساتھ پیش آیا کریں۔ ان شاء اللہ العزیز خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ پروفیسر ساجد میر صاحب کی مغفرت فرمائے اور جو ہمارے شہری شہید ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں ہمارے ایک ہمسایہ ملک نے جو کہ ایک اچھا ہمسایہ ملک نہیں ہے۔ جس نے ہمارے دریا خشک کیے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ جنگیں بھی لڑتا ہے۔ جو کہ ہمیں destabilize کرنا چاہتا ہے۔ پورے region میں طاقت کے توازن کو بگاڑ کر اپنے آپ کو اس region کی بہت بڑی طاقت بنانا چاہتا ہے۔ اس نے جو حملہ پاکستان پر کیا تھا اس میں آرمی، ائر فورس اور نیوی کے جوان جو شہید ہوئے ہیں ہماری دعا ہے کہ خالق کائنات ان کو اپنے اولیا اور شہدا کا درجہ عطا فرمائے اور جو زخمی ہیں انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اسی طرح سینیٹر صاحب اور ان شہدا کے پسماندگان کو خداوند تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ثم آمین۔ علامہ صاحب آپ کا شکریہ۔ یہ ایوان منو بھائی (مرحوم) کے قائم کردہ سندس فاؤنڈیشن کے زیر نگرانی تھلیسیمیا جیسی موذی مرض کا مقابلہ کرنے والے بہادروں کو خوش آمدید کہتا ہے۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! سینیٹر ساجد میر صاحب دو اکتوبر 1938 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک religious scholar, educator اور جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لیڈر تھے۔ مولانا صاحب نے گورنمنٹ لاء کالج لاہور سے M.A (English) and

کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے بعد مولانا صاحب English (Islamic Studies) Lecturer کے طور پر جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد 1994 سے مولانا صاحب سینیٹ میں بطور سینیٹر کام کرتے رہے۔ مولانا صاحب جب کشمیر کمیٹی کے چیئرمین تھے تو مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مولانا صاحب ایک محب وطن اور ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ وہ ایک شریف النفس شخص تھے۔ ہمیشہ ان کو کشمیر سے متعلق فکر رہتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا کام کشمیر کمیٹی میں مولانا صاحب نے کیا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے باقی ماندہ لوگ بھی اس کے اوپر اس قسم کا کام کرتے رہیں۔ جناب چیئرمین ! مولانا صاحب کے لیے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مولانا صاحب حافظ قرآن تھے۔ میرے علم کے مطابق چونکہ میں ان کے ساتھ اٹھتا اور بیٹھتا تھا چالیس سال رمضان کے مہینوں میں انہوں نے تراویح پڑھانے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ جناب چیئرمین ! میری گزارش یہ ہے کہ مولانا صاحب کے ساتھ جو لوگ بھی رہے وہ ان کی شخصیت سے واقف ہیں۔ وہ ہر قسم کے تعصب سے پاک ایک پاکستانی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی یادیں اس سینیٹ میں قائم و دائم رہیں گی۔ ان کی پارٹی اور پاکستان کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کریں۔ میری ان کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کمی کو ہمارے سینیئر دوست یقینی طور پر پورا کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آمین۔ سینیٹر جان بلیدی صاحب۔

Senator Jan Muhammad

سینیٹر جان محمد : شکریہ، محترم چیئرمین صاحب ! آج سے 11 روز قبل 3 مئی کو اس ایوان کے سینیئر ترین سینیٹر رہنما پروفیسر ساجد میر صاحب ہم سے بچھڑ گئے۔ پروفیسر ساجد میر کے حوالے سے دوستوں نے بات کی ہے۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر تھے اور سینیٹ آف پاکستان میں میرے خیال میں انہوں نے سب سے زیادہ وقت گزارا۔ پروفیسر صاحب کی سیاسی، مذہبی اور سماجی خدمات اس ملک، پارلیمنٹ اور سیاست میں اس قدر نمایاں ہیں کہ ان سے پردہ پوشی کرنا یا ان کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کے سیاسی، دینی اور مذہبی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ ان کی پارٹی جمعیت اہل حدیث جس کی ملک بھر میں

جمیعت اہل حدیث پاکستان کی تنظیم، مدارس اور دینی خدمات تو بہت ہی زیادہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں organization موجود ہے اور بلوچستان میں تو بہت زیادہ ہے۔ خاص طور پر میرے علاقے میں کہ پروفیسر صاحب نے سیاست میں جس طرح کی خدمات سرانجام دیں۔ جس پر خلوص انداز میں اور جس شائستگی کے ساتھ اور جس رواداری کے ساتھ انہوں نے اس ایوان میں اپنی نمائندگی کی وہ ہمارے لیے مشعل راہ ہونی چاہیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے دوست نے کہا کہ چونکہ اس سے پہلے ہمیں یہ موقع نہیں ملا کہ ہم انہیں باقاعدہ ذاتی طور پر study کرسکیں لیکن حیرانگی ہوئی کہ پروفیسر صاحب نے 1960 میں سب سے پہلے انگریزی ادب میں ماسٹر کیا اور وہ لیکچرار رہے۔ یہ خدمات اور علم دوستی ہماری توجہ اس جانب مبذول کراتی ہے کہ ہمیں دینی خدمات کے ساتھ ساتھ جو ہماری دنیاوی ضرورتیں ہیں، ہمیں وہ علم بھی حاصل کرنا چاہیے۔ پروفیسر صاحب نے اور ان کے گھرانے نے مذہبی حوالے سے جو خدمات انجام دیے ہیں، وہ رہتی دنیا تک لوگوں کو یاد رہیں گی۔ میں اس ایوان کے توسط سے اور اپنی پارٹی قیادت کی طرف سے ان کے خاندان اور جماعت کے ساتھ انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ ساتھ میں یہ بھی بڑی خوش آئند بات تھی کہ ان کی دانشمندی اور انتہائی معتبر انداز میں ان کی نمائندگی کا عالم یہ تھا کہ ان کی پارٹی کی نمائندگی نہ ہونے کے باوجود بھی مسلم لیگ (ن) کو یہ credit جاتا ہے کہ انہوں نے ہر وقت یہ کوشش کی کہ اس ایوان میں اتنے بڑے قدآور انسان کا ہونا ضروری ہے اور انہوں نے یہ کام کیا۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی اس روایت کو آگے بھی برقرار رکھیں گے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیں، آمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ثم آمین۔ جی، سینیٹر نسیمہ احسان صاحبہ۔

<u>Senator Naseema Ehsan</u>

سینیٹر نسیمہ احسان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْت "۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔ پروفیسر ساجد میر آج ہم سے بچھڑ چکے ہیں۔ وہ ایک اسلامی سکالر اور ایک نفیس انسان تھے۔ ہم دکھ کی اس گھڑی میں ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پروفیسر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دیں۔ جناب ایک مرتبہ ہماری ایک delegation South Korea گئی تھی۔ پروفیسر صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے یا یہ کہوں

کہ ہم پروفیسر صاحب کے ساتھ تھے۔ وہاں پر ایسا ہوا کہ ایک دن lunch کا ٹائم تھا اور ہم لوگوں نے lunch کر لیا اور واپس اپنے، اپنے کمروں میں آ گئے۔ پروفیسر صاحب میرے کمرے آئے اور buzzer دبایا۔ میں نے جب دروازہ کھولا تو ان کے ہاتھ میں ایک tray تھا اور اس میں ایک ڈونگا اور دو چپاتیاں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا میں نے دیکھا کہ وہاں پر آپ نے صحیح طریقے سے کھانا نہیں کھایا کیونکہ میں نے بھی وہاں پر کھانا نہیں کھایا ہے۔ یہاں میرے ایک دوست کی بیٹی رہتی ہے اور انہوں نے میرے لیے کھانا بنوایا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میرے لیے دو، تین بندوں کا اور زیادہ کھانا بنا لینا۔ انہوں نے میرے husband شاہ صاحب کا نام لیا اور کہا کہ میری بیٹی بھی میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے بیٹی کہہ رہے تھے اور کہا کہ آپ لوگ یہ کھانا کھالیں۔ وہ ایک اعلیٰ ظرف انسان تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پروفیسر صاحب کو اپنے جوار رحمت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائیں۔ ہم سب ان کے فیملی کے لیے دعا گو ہیں، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ثم آمین۔ جی سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب۔

Senator Mohammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)۔ جناب چیئرمین! ہمارے ایک انتہائی عزیز اور پرانے ساتھی ہم سے بچھڑ گئے ہیں۔ جس روح نے اس دنیا میں آنا ہے، اس نے لازماً واپس بھی جانا ہے اور جس کا وقت معین ہے لیکن اپنے پیاروں کے جانے کا یقیناً انسان کو دکھ ضرور ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ایک انتہائی کامیاب اور مکمل زندگی گزاری۔ ماشاءاللہ پروفیسر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور سیاسی طور پر ایک نمایاں حیثیت دی۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ سینیٹ آف پاکستان، پاکستان کا ایوان بالا ہے اور پانچ مرتبہ پاکستان کے ایوان بالا کے ممبر elect ہونے کا مقصد یقیناً اس شخص کی ذات میں کچھ ایسی خصوصیات ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے، ان کی سیاسی جماعت نے اور ان کے سیاسی رفقاء نے پانچ مرتبہ ان کو ایوان بالا کا ممبر مقرر کیا۔ یہ سب ان کی عظمت، ان کی balanced personality ہونے اور ان کے اندر قائدانہ صلاحیتوں کی موجودگی کی دلیل تھی۔ دوسری بات یہ کہ 1987 میں جب وہ جماعت اہل حدیث کے امیر مقرر ہوئے تو 1987 سے آج تک یعنی 37 سال تک انہوں نے جماعت اہل حدیث کو اس طریقے سے serve کیا کہ تمام ممبران اور ان کے colleagues نے بار بار ان سے زیادہ مناسب آدمی کسی کو نہیں سمجھا اور ان

کو اپنا امیر مقرر کیا۔ ہم سب نے دیکھا کہ پچھلی دہائیوں میں مختلف قوتوں نے پاکستان کے اندر فرقہ وارانہ فسادات کی نفرتوں کو پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت پروفیسر صاحب نے تمام پارٹیوں اور مختلف فرقوں کے heads کے ساتھ مل کر جو role play کیا، وہ بھی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وہ ایک باعمل عالم اور باعمل سیاستدان تھے۔ صرف اسلامی طور پر ان کی خدمات نہیں بلکہ سیاسی طور پر بھی ان کی بہت خدمات ہیں لیکن بین المسالک ہم آہنگی کے ضابطہ اخلاق کو بنانے میں انہوں نے جو role play کیا اور اس کے جتنے بڑے علمبردار رہے، اس کا سہرا ان کے سر ہے اور اس کا credit ان کو جاتا ہے۔ ملک میں اس سے کئی جانیں بچیں اور کئی فسادات میں کمی ہوئی۔

جناب چیئرمین! ایک اور جو ان کی personality کا aspect تھا، he was a very strong bridge between Government of Pakistan and Government of Saudi Arabia. سعودی عرب کے ساتھ ان کے خصوصی تعلقات تھے اور سعودی عرب ہمیشہ سے پاکستان کا ایک supporter رہا ہے۔ سعودی عرب پاکستان کو ہر محاذ پر اور ہر لحاظ سے support کرتا ہے اور پاکستان بھی اسی طرح reciprocate کرتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ہمارے سعودی عرب سے relation کے aspect کو بہت زیادہ support کیا اور اس کے اندر ہمیشہ positive role play کیا۔ ان کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے اور جیسا کہ ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ ظاہر ہے ان کے اہل خانہ کو ان کی کمی اس سے کئی زیادہ محسوس ہو رہی ہو گی جس کے لیے ہم سب ان کے درد اور دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم ان کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، آمین۔ جہاں کسی کی فوتگی یا ہم سے جدا ہو جانا ایک دکھ کی بات ہے۔ وہاں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اتنی اچھی، کامیاب اور مکمل زندگی گزارنے کے بعد ایک اچھے طریقے سے ان کے گھر والوں، عزیز واقربا کے ہاتھ ان کی تدفین ہونا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کسی انسان کی قسمت میں لکھتا ہے اور یہ بھی ان کے character اور جو نیک زندگی گزاری ہے، اس کا ایک ثمر ہے۔

جناب چیئرمین! میں جماعت اہل حدیث سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ ان کے اعلیٰ افکار، اعلیٰ کردار اور اعلیٰ لیڈرشپ کی تمام مثالوں اور guidance کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اگلے لیڈر کا چناؤ کریں اور اسی طرح کا برتاؤ رکھیں جس طرح انہوں نے جماعت اہل حدیث

کو باقی تمام مذاہب اور فرقوں کے ساتھ blend کرکے رکھا اور ایک انسانی اور مذہبی ہمدردی اور understanding سے چلایا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس، محترم سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے بہت ہی پیارے ساتھی اور سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب، جن کا انتقال 3 مئی کو ہوا۔ ان کے ساتھ میرا رشتہ اور dealings 1988 میں شروع ہوئیں۔ ساجد میر صاحب 1987 میں جمعیت اہل حدیث کے امیر مقرر ہوئے۔ 1988 کے عام انتخابات میں ان کی support لینے کے لیے PML (N) کے behalf پر، میں اور شہباز شریف صاحب نے ان سے لاہور میں ملاقات کی، دریائے راوی سے پہلے ان کا ایک بہت بڑا centre ہے۔ وہ پہلی میٹنگ مجھے یاد ہے۔ اس کے بعد بہت ہی لمبا عرصہ ان کے ساتھ رفاقت رہی۔ وہ تقریباً 28 سال سینیٹ کے رکن رہے۔ ہماری مسلم لیگ (ن) کی ٹکٹ پر وہ ہمیشہ منتخب ہوئے۔ وہ بڑے ہی شفیق، ایک ممتاز سیاستدان، ایک اسلامی scholar تھے۔ انہوں نے 1960 میں پنجاب یونیورسٹی سے English literature میں Masters کیا، پھر اسلامیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی۔ ان 28 سالوں میں وہ کئی کمیٹیوں کے رکن تو تھے ہی لیکن کئی کمیٹیوں کے چیئرمین بھی رہے۔ وہ ہمارے بہت ہی پیارے ساتھی اور انتہائی مخلص، دین دار انسان تھے۔ ایک مذہبی جماعت کے لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں وہ balance تھا یعنی ایک extreme سوچ کے نہیں تھے۔ جب آپ ان سے بات کرتے یا کوئی بھی مسئلہ ہوتا یا کوئی دینی مسئلہ ہوتا وہ بڑے کھلے دل کے ساتھ آپ سے بات کرتے تھے۔ اگر اس میں جو value addition ہو سکتی تھی وہ کرتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ ان کا کوئی ایسا ساتھی نہیں پائیں گے جن کی شاید قربت نہ بھی ہو کہ ان کی تعریف نہ کرتا ہو۔ 28 سال اس ایوان میں ایک سینیٹر صاحب کا ہونا اور پھر ان کی اپنی independent identity, ان کا تعلق سیالکوٹ میں ایک کشمیری گھرانے سے ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ میں ان کو زندگی میں پہلی مرتبہ ملا اور engage کیا، وہ 1988 میں ہوا۔ کبھی انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا، کبھی ہوتی ہے کہ بندہ ایک جماعت کو، association کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ grouping میں چلا جاتا ہے،

کبھی نہیں۔ ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ وہ ایک مذہبی scholar کے ساتھ ساتھ اس ایوان کی کارروائی میں نہایت ہی اچھے contributor تھے۔ وہ اپنی کمیٹی کو بڑے فعال طریقے سے چلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اوران کو جنت الفردوس میں جگہ عطافرمائے اور ان کے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطافرمائے۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی منزلیں آسان کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آمین۔ شکریہ، محمد اسحاق ڈار صاحب۔ سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔

<u>Senator Rana Mahmood ul Hassan</u>

سینیٹر رانا محمود الحسن: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب۔ آج ہم پروفیسر ساجد میر صاحب کو یاد کر رہے ہیں۔ کچھ دن پہلے تاج حیدر صاحب ہم سے جدا ہوئے۔ اب پروفیسر ساجد میر صاحب اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ پاک ان کی بخشش فرمائے، اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو اگلے جہاں میں اعلیٰ درجات ملیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آمین، ثم آمین۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: اور اللہ تعالیٰ ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطافرمائے۔ پروفیسر ساجد میر صاحب کے ساتھ ہماری ایک طویل رفاقت رہی ہے، میری بھی، میرے والد گرامی کی بھی، بڑے طویل عرصہ تک ساتھ رہا ہے سیاسی بھی اور وہ ایک ایسے مذہبی رہنما تھے جو بڑے ہی منکسر المزاج اور بڑی محبتیں بانٹنے والے انسان تھے۔ ہم ان کے لیے دعا گو ہیں اور ان کے اہل خانہ کو اللہ پاک صبر جمیل عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کے والدین کو بخش دے اور اللہ پاک ہم سے راضی ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آمین، ثم آمین۔ سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

<u>Senator Fawzia Arshad</u>

سینیٹر فوزیہ ارشد: بہت شکریہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساجد میر صاحب کی وفات پر سب ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ ان کی وفات جو 3 مئی کو ہوئی ہے وہ سب کے لیے ایک خلا ہے، خاص طور پر سینیٹ میں 5 tenures پورا کرکے اور 28 سال سینیٹ کے رکن رہے۔ میں ان کو ذاتی طور پر بالکل بھی نہیں جانتی لیکن جو بھی میرا ان کے ساتھ interaction رہا، سلام کے ساتھ

good greetings بھی ان کے ساتھ رہے۔ میرا دل انہوں نے اس لیے جیتا کہ وہ بہت ہی با ادب ethics سے بھرپور ان کے اندر کوٹ کوٹ کر mannerism تھی۔ جو عزت ہمارا دین اسلام خاتون کو دیتا ہے، انہوں نے مجھے دی اور میں اس کی ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت عزت دی۔ اس کے علاوہ یہ کہ جیسے ہم سب کو پتا ہے کہ he did his masters in English literature in 1960 from Punjab University and then from the same University انہوں نے Islamic studies میں Masters کیا۔ وہ دینی اور سیاسی، دونوں شعبوں میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ کم گو تھے مگر با اثر تھے۔ ان کی presence ہم سب کو یہاں پہ نظر آتی تھی۔ بس میں یہی کہوں گی کہ ایک huge vacuum ہمارے سینیٹ میں، ان کی پارٹی کے لیے اور especially ان کی family کے لیے۔ میں ان کی family کو condolences extend کرنا چاہوں گی۔ اللہ پاک ان کی مغفرت کرے، ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آمین، ثم آمین۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: ایسے کم لوگ اس دنیا میں آتے ہیں، کم گو ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تارڑ صاحب! آپ براہ مہربانی قرارداد پیش کریں۔

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون وانصاف): ''مگر کوئی ہنسا اگر، ہم بھی خوشی سے ہنس دیے۔ ہم نے کسی کی آنکھ کو آنسو نہیں دیا۔'' یہ تھے ساجد میر صاحب۔ انہوں نے ساری عمر چہرے پہ مسکراہٹ رکھی ہے اور کبھی سخت نہیں بولتے تھے۔ جیسے ابھی قائد ایوان نے کہا کہ کبھی ہم نے انہیں سخت بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ بردباری اور متحمل مزاجی کی ایک مثال تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی جماعت کے لیے دعائیں ہیں۔

Mr. Chairman, with your kind permission, I now present the resolution before this House.

Mr. Acting Chairman: Please.

<u>Condolence resolution moved by Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, expressing profound grief and sorrow over the sad demise of Senator Sajid Mir</u>

Senator Azam Nazeer Tarar: The House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Senator Prof. Sajid Mir, a veteran parliamentarian and an eminent Islamic scholar, who passed away on 3rd May, 2025. Senator Sajid Mir was a distinguished leader of the Pakistan Muslim League (Nawaz) and a prominent religious figure who served as the Second Amir of Jamiat Ahle Hadees from 1987 until his passing. A man of profound learning, he held multiple academic qualifications, including a Master's degree in English, a Master's in Islamic Studies, and a Bachelor's in Economics. He was also a graduate of the traditional Dars-e-Nizami curriculum, making him a rare blend of classical religious scholarship and modern education.

A seasoned legislator, he was elected multiple times to the Senate of Pakistan, beginning with his first tenure from 1994. In March, 2003 he was re-elected to the Senate and remained Member of this August House till his passing away. Throughout his Parliamentary career, Senator Sajid Mir rendered invaluable services in various capacities. He served as Chairman and Member of the Senate Standing Committee on Science and Technology, Member of the Senate Committee on Rules of Procedure and Privileges, Chairman Senate Standing Committee for Kashmir, the Functional Committee on Government Assurances and the Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development.

Known for his humility, integrity, and soft-spoken nature, Senator Sajid Mir was a strong advocate of democratic continuity, Inter-Sectarian Harmony, and Constitutionalism. His voice in the Senate reflected wisdom, compassion, and a deep commitment to both his party and his faith. He also made valuable diplomatic contributions, particularly in promoting Pakistan's bilateral ties with the Kingdom of Saudi Arabia.

He leaves behind a rich legacy of public service, scholarship, and principled political engagement. His absence will be deeply felt by his colleagues, students, followers, this House and the Nation at large.

This House expresses its heartfelt condolences to the bereaved family and prays to Almighty Allah to shower His infinite blessings upon the departed soul. May his soul rest in eternal peace (Ameen).

Sir! a copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں قرارداد کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں قرارداد متفقہ ہے اور مرحوم پروفیسر ساجد میر صاحب کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے اور براہ مہربانی قرارداد کی نقل سوگوار خاندان کو بھی بھجوائی جائے، شکریہ۔ ڈپٹی وزیراعظم، لیڈر آف دی ہاؤس، وزیر خارجہ محترم اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ جناب چیئرمین، میں فوری ایک Money Bill کو آپ کی اجازت سے پیش کرنا چاہتا ہوں

on the behalf of Ali Pervaiz Malik…

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: خانزادہ صاحب وہاں یہ ساری چیزیں آپ کی جماعت کے پارلیمانی لیڈر کی موجودگی میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا ہے، وہاں پر آپ کی جماعت کے پارلیمانی لیڈر بلکہ تمام پارلیمانی لیڈرز بیٹھے تھے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میری گزارش یہ ہے کہ the sanctity of the Business Advisory Committee ختم ہو گئی۔ نمبر ایک، اگر وہاں آپ کچھ بھی فیصلہ کرتے ہیں، جو فیصلہ ہو میرا خیال میں ہم سب پر فرض ہے کہ متفقہ طور پر follow کریں۔ نمبر دو یہ کہ کوئی کام نہیں ہو رہا صرف lay ہونا ہے، آپ کے پاس وقت ہے، آپ نے اس کی recommendation دینی ہے، یہ Money Bill ہے، Senate of Pakistan کی اس پر صرف advisory capacity ہے،آپ نے ووٹ بھی نہیں کرنا۔ یا تو آپ وہیں فیصلہ کر لیتے کہ نہیں کرنا تو آج نہ ہوتا کل ہو جاتا، کوئی مسئلہ نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی یہ کمیٹی میں جائے گا،آرڈر نمبر تین پیش کریں۔

Laying a Copy of the Money Bill [The Off the Grid (Captive Power Plants) levy Bill, 2025.]

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate a copy of the Money Bill to impose an off the grid levy on natural gas-based Captive Power Plants [The Off the Grid (Captive Power Plants) levy Bill, 2025] as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مالی بل کی نقل پیش کر دی گئی جو قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و ریونیو کے سپرد کی جاتی ہے،آرڈر نمبر چار محترم سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب۔

Motion moved by Senator Mohammad Ishaq Dar to make recommendations on [The off the Grid (Captive Power Plants) levy Bill, 2025.]

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on

the Money Bill to impose an off the grid levy on natural gas-based Captive Power Plants [The Off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025] as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی یہ ساری چیزیں آج Advisory Committee بشمول آپ کی جماعت کے پارلیمانی پارٹی لیڈر سارے بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا ہے۔ اراکین کی جانب سے مالی بل پر سفارشات کی تجاویز کے notices کل صبح 10:00 بجے تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مذکورہ وقت کے بعد کوئی تجویز موصول نہیں کی جائے گی، یہ تجاویز اسی بل کے حوالے سے ہونی چاہیے۔ کوئی ایسی سفارش جو اس بل سے متعلق نہ ہو آرٹیکل 73 کے دائرے اختیار سے باہر ہے لہذا قابل قبول نہیں ہوگا۔ بل پر سفارشات کے لیے موصول ہونے والی تجاویز سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و ریونیو کو بھجوائی جائیں گی جو کل 15 مئی، 2025ء کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ سینیٹ کمیٹی کی رپورٹ زیر غور لائے گا اور سفارشات قومی اسمبلی کو بھجوائے گا۔

میں ایک دفعہ پھر آپ کو یہاں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جو آج Advisory Committee میں طے ہوا اس میں آپ کی جماعت کی بھی نمائندگی تھی اور تمام جماعتوں کی بھی۔ متفقہ طور پر اس بات پر commitment کیا تھا آپ کے پارلیمانی لیڈر نے کہ وہاں پر اس طرح کا کچھ نہیں ہوگا۔ ایوان بروز جمعرات مورخہ 15 مئی 2025 شام ساڑھے تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے، شکریہ۔

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 15th May, 2025 at 03:30 p.m.]